اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر 50:

(تصحیح و نظر ثانی شدہ)

زخم سے خون
اور پیپ نکلنے سے وضو ٹوٹنے کا حکم

علماءِ دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی وعلمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین
ٹیلیگرام چینل

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

زخم سے خون اور پیپ نکلنے سے وضو ٹوٹنے کا حکم:

اگر کسی شخص کے جسم میں کوئی زخم ہو اور اس سے خون یا پیپ نکل آئے تو محض ان کے نکل آنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، بلکہ وضو اس وقت ٹوٹے گا جب خون یا پیپ نکل آنے کے بعد اپنی جگہ یعنی زخم سے بہہ جائے۔

وضاحتیں:

1۔ خون اور پیپ کے بہنے میں اصل اعتبار اس خون اور پیپ ہی کا ہے کہ وہ اتنی مقدار میں نکلے کہ وہ بہہ جائے، یہی وجہ ہے کہ اگر خون یا پیپ اتنا نکل آئے کہ وہ بہتا نہ ہو لیکن ہاتھ وغیرہ کے لگنے یا پسینے کی وجہ سے زخم کے آس پاس لگ جائے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا اس لیے کہ یہ بہا نہیں ہے۔

2۔ اگر زخم سے نکلنے والے خون یا پیپ کو کسی کپڑے وغیرہ سے صاف کیا جاتا رہا اور وہ اتنی مقدار میں نکلا ہو کہ اگر اسے صاف نہ کیا جاتا تو زخم سے بہہ جاتا تو ایسی صورت میں بھی اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، لیکن اگر اتنا نکلا ہو کہ وہ زخم سے نہ بہے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

3۔ یہی حکم انجکشن کا بھی ہے کہ انجکشن لگانے سے جو خون نکلتا ہے اس سے وضو اس وقت ٹوٹے گا جب وہ اتنا نکل آئے کہ زخم سے بہہ جائے۔

راجح قول سے متعلق تنبیہ:

بعض کتبِ فقہ جیسے ہدایہ، ملتقیٰ اور عالمگیریہ وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ صورت میں وضو اس وقت ٹوٹے گا جب یہ خون یا پیپ خود بخود نکل کر بہہ جائے، لیکن اگر خود بخود نہ نکلے بلکہ دَبا کر اور زور دے کر نکالا جائے تب وضو نہیں ٹوٹتا اگرچہ وہ زخم سے کیوں نہ بہہ جائے۔ واضح رہے کہ یہ قول راجح نہیں اور نہ ہی اس پر فتویٰ ہے، بلکہ راجح اور مفتیٰ بہ قول وہی ہے جو شروع میں بیان ہوا کہ یہ بہہ جانے والا خون یا پیپ چاہے خود بخود نکلا ہو یا دبا کر نکالا گیا ہو؛ دونوں صورتوں میں وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

• **الدر المختار میں ہے:**

(وَيَنْقُضُهُ) خُرُوجُ مِنْهُ كُلِّ خَارِجٍ (نَجَسٍ) بِالْفَتْحِ وَيُكْسَرُ (مِنْهُ) أَيْ مِنَ الْمُتَوَضِّئِ الْحَيِّ مُعْتَادًا أَوْ لَا، مِنَ السَّبِيلَيْنِ أَوْ لَا (إلَى مَا يُطَهَّرُ) بِالْبِنَاءِ لِلْمَفْعُولِ، أَيْ يَلْحَقُهُ حُكْمُ التَّطْهِيرِ. ثُمَّ الْمُرَادُ بِالْخُرُوجِ مِنَ السَّبِيلَيْنِ مُجَرَّدُ الظُّهُورِ وَفِي غَيْرِهِمَا عَيْنُ السَّيَلَانِ وَلَوْ بِالْقُوَّةِ، لِمَا قَالُوا: لَوْ مَسَحَ الدَّمَ كُلَّمَا خَرَجَ وَلَوْ تَرَكَهُ لَسَالَ نَقَضَ وَإِلَّا لَا ..... (وَالْخَارِجُ) بِنَفْسِهِ (سِيَّانِ) فِي حُكْمِ النَّقْضِ عَلَى الْمُخْتَارِ كَمَا فِي «الْبَزَّازِيَّةِ»، قَالَ: لِأَنَّ فِي الْإِخْرَاجِ خُرُوجٌ فَصَارَ كَالْفَصْدِ. وَفِي «الْفَتْحِ» عَنِ «الْكَافِي»: أَنَّهُ الْأَصَحُّ، وَاعْتَمَدَهُ الْقُهُسْتَانِيُّ. وَفِي «الْقُنْيَةِ» وَ«جَامِعِ الْفَتَاوَى»: أَنَّهُ الْأَشْبَهُ، وَمَعْنَاهُ أَنَّهُ الْأَشْبَهُ بِالْمَنْصُوصِ رِوَايَةً وَالرَّاجِحُ دِرَايَةً، فَيَكُونُ الْفَتْوَى عَلَيْهِ.

فائدہ:

بعض حضرات کو یہ شبہ ہوتا ہے کہ احناف کا یہ مذہب احادیث سے ثابت نہیں اس لیے ذیل میں احناف کے اس مذہب سے متعلق دلائل ذکر کیے جاتے ہیں تاکہ یہ غلط فہمی دور ہو سکے۔

واضح رہے کہ احناف کا یہ مذہب متعدد دلائل سے ثابت ہے:

1۔«سنن دار قطني» میں ہے کہ:

590: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِسْحَاقَ الْفَارِسِيُّ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عِيسَى بْنِ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: قَالَ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْوُضُوءُ مِنْ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ».

2۔ «الكامل لابن عدي» میں ہے کہ:

عَنْ عَبد الرَّحْمَنِ بْنِ أَبَان بْنِ عُثْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَال: قَال رَسُولِ اللهِ ﷺ: «الْوُضُوءُ مِنْ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ». (29- أحمد بن الفرج بن سليمان)

ترجمہ: حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ’’وضو اس خون سے ٹوٹتا ہے جو بہنے والا ہو۔‘‘

تنبیہ: اس حدیث کی سند سے متعلق اگر کسی اہلِ علم کو شبہ ہو تو اس کا جواب درج ذیل عبارات میں ملاحظہ فرمائیں:

- نصب الراية:

الْحَدِيثُ السَّابِعَ عَشَرَ: رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «الْوُضُوءُ مِنْ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ». قُلْت: رُوِيَ مِنْ حَدِيثِ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ، وَمِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ. أَمَّا حَدِيثُ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ فَأَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِيّ فِي «سُنَنِهِ» عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدَ الْعَزِيزِ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْوُضُوءُ مِنْ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ»، انْتَهَى. قَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ: وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ تَمِيمٍ وَلَا رَآهُ، وَالْيَزِيدَانِ مَجْهُولَانِ، انْتَهَى. وَأَمَّا حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَرَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ فِي «الْكَامِلِ» فِي تَرْجَمَةِ أَحْمَدَ بْنِ الْفَرَجِ: عَنْ بَقِيَّةَ ثَنَا شعبة عن عمر بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْوُضُوءُ مِنْ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ». انْتَهَى قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ: هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إلَّا مِنْ حَدِيثِ أَحْمَدَ هَذَا، وَهُوَ مِمَّنْ لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ، وَلَكِنَّهُ يُكْتَبُ؛ فَإِنَّ النَّاسَ مَعَ ضَعْفِهِ قَدْ احْتَمَلُوا حَدِيثَهُ، انْتَهَى. وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ فِي كِتَابِ «الْعِلَلِ»: أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ كَتَبْنَا عَنْهُ، وَمَحَلُّهُ عِنْدَنَا الصِّدْق. انْتَهَى

- فتح القدير:

وَأَمَّا حَدِيثُ: «الْوُضُوءُ مِنْ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ» فَرَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ مِنْ طَرِيقٍ ضَعِيفَةٍ، وَرَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ فِي «الْكَامِلِ» مِنْ أُخْرَى، وَقَالَ: لَا نَعْرِفُهُ إلَّا مِنْ حَدِيثِ أَحْمَدَ بْنِ فَرُّوخَ، وَهُوَ مِمَّنْ لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ وَلَكِنَّهُ يَكْتُبُ؛ فَإِنَّ النَّاسَ مَعَ ضَعْفِهِ قَدْ احْتَمَلُوا حَدِيثَهُ. اهـ لَكِنْ قَالَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ فِي كِتَابِ «الْعِلَلِ»: قَدْ كَتَبْنَا عَنْهُ، وَمَحَلُّهُ عِنْدَنَا الصِّدْقُ، وَقَدْ تَظَافَرَ مَعَهُ حَدِيثُ الْبُخَارِيِّ عَنْ عَائِشَةَ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إلَيْهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: «لَا، إنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ، وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ، فَإِذَا أَقْبَلَتْ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ،

وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ». قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ: قَالَ أَبِي: «ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتَّى يَجِيءَ ذَلِكَ الْوَقْتُ». وَاعْتُرِضَ بِأَنَّهُ كَلَامُ عُرْوَةَ، وَدُفِعَ بِأَنَّهُ خِلَافُ الظَّاهِرِ، وَأَيْضًا لَوْ كَانَ لَقَالَ: تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، فَلَمَّا قَالَ: «تَوَضَّئِي» عَلَى مُشَاكَلَةِ الْأَوَّلِ الْمَنْقُولِ لَزِمَ كَوْنُهُ مِنْ قَائِلِ الْأَوَّلِ، وَهَذَا؛ لِأَنَّ لَفْظَ «اغْسِلِي» خِطَابُ النَّبِيِّ ﷺ لِفَاطِمَةَ، وَلَيْسَ عُرْوَةُ مُخَاطِبًا لَهَا لِيَكُونَ قَوْلُهُ: «ثُمَّ تَوَضَّئِي» خِطَابًا مِنْهُ لَهَا، فَلَزِمَ كَوْنُهُ مِنَ الْمُخَاطِبِ بِالْأَوَّلِ، وَهُوَ النَّبِيُّ ﷺ. وَقَدْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ كَذَلِكَ وَلَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى ذَلِكَ، وَلَفْظُهُ: «وَتَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتَّى يَجِيءَ ذَلِكَ الْوَقْتُ»، وَصَحَّحَهُ.

آگے ذکر ہونے والے تمام دلائل مصنف ابن ابی شیبہ سے لیے گئے ہیں، جن میں سے ہر ایک کے ساتھ حدیث نمبر موجود ہے، ان میں حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم جیسے اکابر صحابہ، اور امام ابراہیم نخعی، امام حسن بصری، امام شعبی، امام سعید بن مسیب، امام مکحول رحمہم اللہ جیسے جلیل القدر تابعین سے یہی بات ثابت ہے کہ وضو محض خون نکلنے سے نہیں ٹوٹتا بلکہ جب زخم سے بہہ جائے تب ٹوٹ جاتا ہے۔ ساتھ میں یہ بھی یاد رہے کہ مصنَّف ابن ابی شیبہ کے مصنِّف امام ابو بکر عبد اللہ ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ ہیں جو کہ امام بخاری، امام احمد، امام مسلم اور امام ابو داود رحمہم اللہ کے جلیل القدر استاد ہیں۔

- **حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ثبوت:**

1478- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ بَكْرٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ عَصَرَ بَثْرَةً فِي وَجْهِهِ فَخَرَجَ شَيْءٌ مِنْ دَمٍ، فَحَكَّهُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

- **حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ثبوت:**

1482- حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّهُ أَدْخَلَ إِصْبَعَهُ فِي أَنْفِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهَا دَمٌ فَمَسَحَهُ بِالْأَرْضِ أَوْ بِالتُّرَابِ ثُمَّ صَلَّى.

- **حضرت امام ابراہیم نخعی تابعی رحمہ اللہ سے ثبوت:**

1467- حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا سَالَ الدَّمُ نُقِضَ الْوُضُوءُ.

- **حضرت امام حسن بصری تابعی رحمہ اللہ سے ثبوت:**

1468- حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ: أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى الْوُضُوءَ مِنَ الدَّمِ إِلَّا مَا كَانَ سَائِلًا.

- **حضرت امام شعبی تابعی رحمہ اللہ سے ثبوت:**

1472- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: الْوُضُوءُ وَاجِبٌ مِنْ كُلِّ دَمٍ قَاطِرٍ. قَالَ: وَسَمِعْت الْحَكَمَ يَقُولُ: مِنْ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ.

- **حضرت امام سعید بن مسیب تابعی رحمہ اللہ سے ثبوت:**

1474- حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّهُ أَدْخَلَ أَصَابِعَهُ فِي أَنْفِهِ فَخَرَجَ دَمٌ فَمَسَحَهُ فَصَلَّى، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

- **حضرت امام مکحول تابعی رحمہ اللہ سے ثبوت:**

1477- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ بُرْدٍ عَنْ مَكْحُولٍ: أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِالدَّمِ إِذَا خَرَجَ مِنْ أَنْفِ الرَّجُلِ، إِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَفْتِلَهُ بِإِصْبَعِهِ إِلَّا أَنْ يَسِيلَ أَوْ يَقْطُرَ.

خلاصہ:

ان دلائل سے معلوم ہوا کہ احناف کا مذہب حضور اقدس ﷺ سے بھی ثابت ہے، بعض صحابہ کرام سے بھی اور جلیل القدر ائمہ تابعین سے بھی ثابت ہے الحمد للہ۔

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

7 ربیع الاول 1441ھ/5 نومبر 2019

03362579499